

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کا جماعت کرنا درست ہے یا نہیں؟ عورت کو جماعت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا یا نہیں؟ یہ جماعت کس مجبوری کے تحت کرائی گئی تھی؟ دوسرا مسئلہ عورت کی سربراہی کا ہے۔ آیا عورت سربراہ (سبے یا نہیں؟ اس کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت تحریر کریں۔) (سائل: محمد علی احمدی بازار منگل مارکیٹ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

عورت عورتوں کی جماعت فرض اور نفلی دونوں میں نمازوں میں کرا سکتی ہے۔ مگر وہ مرد امام کی طرح آگے کھڑی ہو کر امامت نہیں کرا سکتی۔ بلکہ امامت کے وقت عورتوں کی صف میں کھڑی ہوگی اور اس کے جواز کا درجہ ذیل احادیث پیش خدمت ہیں:

- عن أم ورقة بنت عبد الرحمن بن نوفل الأنصاري فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم أن تتخذ في دارها مؤذنة، فأذن لها، وجعل لنا مؤذنة لمؤذنين لنا، وأمرنا أن نؤم أهل دارنا، قال عبد الرحمن: فأما رأيت مؤذنتنا شيئا كبيرا؟ (البوداؤد مع عون المعبود: باب امامة النساء البوداؤد مع عون المعبود ج ١ ص ٢٣٠)

حضرت ام ورقہ بنت عبد الرحمن بن نوفل رضی اللہ عنہا حافظہ قرآن تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے گھر میں مؤذن رکھ لے تو آپ نے اس کو مؤذن رکھ لینے کی اجازت عنایت فرمادی اور دوسری روایت میں ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا جو اذان دیتا تھا اور آپ نے اس بی بی کو اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا، ان کا یہ مؤذن بوڑھا شخص تھا۔“

اس حدیث کے دوران ام ولید بن عبد اللہ بن جمیع اور عبد الرحمان بن غلام منقلم فیہ ہیں، مگر امام ابن حبان نے ان دونوں کو ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ولید بن عبد اللہ صحیح مسلم کا راوی ہے۔ علامہ یعنی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(قلت ذكرهما ابن حبان في الثقات، قال العمري في شرح الهداية فاحديث اذا صحح - (التعليق المعنى: ج ١ ص ٢٠٢)

(عن زبيدة الحنفية، قالت: «أثنا عائشة فقامت في الصلاة المكتوبة» (الدارقطني: باب صلوة النساء جماعه وموقف المصنح ج ١ ص ٢٠٢)

”بی بی زبیدہ حنفیہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہم کو فرض نماز پڑھائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئی تھیں۔“

: - مصنف عبد الرزاق میں یہ حدیث اس طرح ہے ٢

«أن عائشة» أقمت وقامت في صلاة مكتوبة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی۔ وقال الامام شمس الحق قال النووي في الخلاصة سنه صحیح۔

: - مصنف ابن أبي شيبة میں یہ حدیث ان الفاظ میں ہے ٢

(عن عطاء، عن عائشة، أثنا كانت تؤم النساء تتوأم معنن في الصف - (التعليق المعنى ج ١ ص ٢٠٥)

(عطاء تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ عورتوں کی امامت کرائی تھیں اور صف کے اندر کھڑی ہوا کرتی تھی۔ ”ورواه الحاكم أيضا من طريق ابن أبي يعلى - (تليص النجيري: ص ٢٢٢“

(- عن عمار الدين، عن حميرة بنت حصين، قالت: «أثنا أم سلمة في صلاة العصر فقامت بيننا». حديث رواه النجاشي بن أرفط، عن قتادة فوهم فيه، وفانظر الحفظا شيبه، وسيد وغيرهما (الدارقطني ج ١ ص ٢٠٥)

حمیرہ بنت حصین کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہم عورتوں کو عصر کی نماز پڑھائی، پس کھڑی ہوئیں ہمارے درمیان۔ ”حجاج بن ارفطہ راوی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے مگر امام ابن حجر ارقام فرماتے ہیں:

ہیں:

أخبرنا الشافعي رضي الله عنه، قال: أخبرنا ابن عيينة، عن عمار الدين، عن امرأة من قومه، يقال لها: حميرة، عن أم سلمة أنها أقمته في صلاة العصر فقامت بيننا - (تليص النجيري: ج ٢ ص ٢٢)

(وقال النووي صحیح وخرج ابن ابی شیبہ عن علی بن منہر، عن سعید، عن قتادة، عن أم الحسن، أنها رأت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم: تؤم النساء تقومن في صفيهن) (التعليق المغني: ج ۱ ص ۲۰۵)

”بی بی ام الحسن کہتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ کو عورتوں کی امامت کراتے ہوئے دیکھا ہے، وہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہو کر امامت کراتی تھیں۔“

(- آخرج عبدالرزاق فی مصنفہ ابن ابراہیم، ابن محمد عن داؤد بن الحصین عن عكرمة عن ابن عباس قال تؤم المرأة النساء تقومن و سطحن۔ (التعليق المغني: ج ۱ ص ۲۰۴)

”حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ عورت عورتوں کی امامت کراتے اور ان کے درمیان کھڑی ہو کرے۔“

: - شرح حدیث کی فیصلہ کن آراء

(امام محمد بن اسماعیل البیہقی ارقام فرماتے ہیں: والحدیث (حدیث ام ورقہ) دلیل علی صحیحہ امامۃ المرأة اهل دارها وان كان فيهم الرجل۔ (سبل السلام: ج ۲ ص ۲

کہ ام ورقہ والی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے گھر والوں کی امامت کرا سکتی ہے، خواہ ان میں آدمی بھی ہو۔

عورت کی امامت جائز مگر حکمرانی ناجائز

: - امام الشمس الحق فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ا

(ثبت من هذا الحديث أن امامة النساء وما عتقن صحیبا بیتہ من أمر رسول اللہ ﷺ۔ (عون المعبود: ج ۱ ص ۲۳۰)

”عورتوں کا آپس میں امامت کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق بالکل صحیح اور ثابت شدہ حقیقت ہے۔“

: نیز اپنی دوسری کتاب میں ارقام فرماتے ہیں

(وهذا الروايات كلها تدل على استيجاب امامة المرأة للنساء في الفرائض والنوافل وهذا هو الحق وبه يقول الشافعي والاوزاعي والثوري واحمد والوخزيمية وجماعة رحمهم الله۔ (فتاوی علماء حدیث: ج ۲ ص ۱۸۷)

یہ تمام حدیثیں دلیل ہیں کہ ایک عورت کا امام بن کر دوسری عورتوں کو فرضی اور نقلی نمازیں باجماعت پڑھانا مستحب امر ہے۔ امام شافعی، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام احمد، امام ابوحنیفہ اور علماء کی ایک جماعت کا یہی قول اور فتویٰ ہے۔

- امام عبدالبجاری غزنوی کا فتویٰ: آپ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ مطلق امامت اور جماعت کرنا عورتوں کو منع نہیں۔ عورتوں کے واسطے عورت کی امامت جائز ہے، مگر آگے کھڑی ہو کر نہ ہووے سب ۳ (کے) سچ کھڑی ہووے۔ (التعليق المغني: ج ۱ ص ۲۰۵)

- السید محمد سابق مصری (محقق دور حاضر) استنباب امامة المرأة للنساء کے تحت لکھتے ہیں کہ فرض نماز کے لیے کسی عورت کی امامت مستحب ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی صف میں کھڑی ہو کر ان کی امامت کرایا ۴ (کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے خوام ورقہ کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اس کو اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ (فتحة السيرة: ج ۱ ص ۲۰۰)

(- مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے مطابق علامہ کمال ابن ہمام کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ عورت کی امامت جائز ہے۔ (بذل المحجور: ج ۱ ص ۵۳۱)

: فیصلہ

مندرجہ بالا اسات روایت بحیثیت مجموعی اس مسئلہ میں مضبوط ترین دلیل اور فیصلہ کن کہ ایک عورت دوسری عورت کی صف کے درمیان کھڑی ہو کر فرائض اور نوافل میں ان کی امامت کرا سکتی ہے اور اس کی امامت بلاشبہ صحیح اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق عین سنت ہے۔ اس سنت کو کسی فرضی مجبوری پر محمول کرنا یا اس کو منسوخ خیال کرنا سراسر غلط اور سنت کے خلاف ہے۔ غرضیکہ یہ سنت کل بھی جاری تھی اور آج بھی جاری ہے اور جاری رہے گی۔ ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جواب نمبر ۲: عورت اپنی فطرت اور جبلت کے لحاظ سے نہ تو یہ حکومت کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے اور نہ حکومت اس کے بس کا روگ ہے۔ یہ تو بس بچوں کی تولد و تربیت اور گھر کی زب و زینت کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اس کا حاکم بن جانا اس کی فطرت کے عین خلاف ہے۔ جو کسی ملک و قوم کے حق میں نیک فال نہیں ہو سکتا، چنانچہ جب ایرانیوں نے لوران دخت نامی عورت کو ابن حکمران بنایا تھا تو آپ ﷺ نے ان کے اس فیصلہ پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا:

(ان نفلن قوم ذلوا أمرهم امرأة) (صحیح البخاری کتاب البی ﷺ الی کسری و یقصر ج ۲ ص ۶۳۷)

”ہرگز نہیں فلاح پائے گی وہ قوم جس نے عورت کو اپنا حکمران بنایا۔“

تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کے تھوڑے عرصہ بعد کسری کی حدیوں پرانی مستحکم ترین سلطنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قہہ پارینہ بن کر رہ گئی۔ مگر عورت کی حکمرانی کی نفی سے نمازیں اس کی امامت کی نفی کرنا کسی طرح صحیح نہیں۔

فتاوى محمدية

ج1 ص414

محدث فتوى

